© rasailojaraid.com

صدر وفاق المدارس کے نام ایک خط اوراس کا اہم جواب

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم العالیہ

صدر وفاق المدارس العربیہ ملتان، پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!......سلام کے بعد عرض یہ ہے کہ امید ہے حضرت والا بخیر و عافیت ہوں گے۔خدمت اقدس میں دوسوالات حاضر کررہا ہوں، امید ہے تفصیلی جواب عنایت فرمائیں گے، راقم چونکہ فاضل درس نظامی ہےاور حالاً درجہ کتب کا مدرس بھی ہے، الحمدللہ! اسی بناپر عرض کرتا ہے:

۱۔مدارس دینیہ کے ذمہ داران (مہتممین ومنتظمین) پرعاید ذمہ داریاں کیا ہیں؟ اوران کے نام اہم پیغام ارشاد فرمائیں۔

۲۔دورِحاضر میں علماء کرام وطلباءِ عظام پر عاید ذمہ داریاں کیا ہیں؟ ان کے لیے کوئی اہم پیغام ارشادفرمائیں۔ جوکہ ہم سب کے لیے مشعل راہ ہو۔

امید ہے تفصیلی جواب ارشادفرما کر حوصلہ افزائی فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ آپ کوصحت وسلامتی میں رکھے اور میرے لیے بھی دعافرمائیں۔جزاکم اللہ تعالیٰ خیراالجزاء......والسلام: ابومحمد حسان عالم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب ابومحمد حسان عالم صاحب! سلمہ......وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کے دوسوالات بظاہر مختصر مگرطویل ترین ہیں، اختصار کے ساتھ جواب عرض کرتا ہوں:

۱......مدارس دینیہ کے ذمہ داران پرلازم ہے کہ وہ اپنی حیثیت اور ذمہ داریوں کوسمجھنے کی کوشش کریں، مدارس کے ذمہ داران مدرسہ اور مدرسہ کے تمام امور، املاک اوراموال ومفادات کے امین ہیں، تمام پہلوؤں میں امانتی اصولوں کوملحوظ رکھیں، بالخصوص:

الف: مدرسہ، پڑھنے پڑھانے کے مقام کا نام ہے، مدرسہ کو غیر درسی سرگرمیوں سے دور رکھیں اور خالص تعلیمی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ادارے کے طور پر چلائیں، تعلیمی کارکردگی بہتر کرنے کو بنیادی ہدف بنائیں بصورت دیگر مدرسہ کے ذمہ داران کا کردار غیر نصابی سرگرمی تک محدود نہیں رہے گا بلکہ خیانت کا ارتکاب بھی شمار ہوگا جو امانتی عہدوں کے لیے نااہلی کا باعث شمار ہوتا ہے۔

ب: مدارس کے اموال اصطلاحی لحاظ سے اجتماعی مال، قومی مال، یا مال اللہ کہلاتے ہیں ان میں امانتی اصول اور مصارف ومدات کا بھرپور لحاظ رکھا جائے، یہاں معمولی کوتاہی غبن اور غلول کے سنگین جرم کا پیش خیمہ ثابت ہوگی اور خدانخواستہ کہیں ایسا نہ ہو کہ حضرت بنوری رحمہ اللہ کے بقول جس مال کی بدولت مدارس کو مال دینے والے تو جنت میں جائیں اور مدارس کے ذمہ داران اپنی کوتاہی اور غفلت کی وجہ سے جہنم میں جانے کا سامان بنا رہے ہوں، ''ولا سمح اللہ'' جہاں اس نوعیت کی کوتاہیاں پائی جاتی ہوں وہاں شرعی وقانونی لحاظ سے انتظامیہ کی اہلیت پر سوالیہ نشان اٹھتا ہے۔

۲......۔ دور حاضر میں علماء اسلام اور طلباء دین پر ایک ذمہ داری یہ عاید ہوتی ہے کہ وہ اپنے فرائض منصبی سے آگاہی حاصل کریں اور اپنے فرائض کی ادائیگی کے لیے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کریں، علماء انبیاء کے وارث ہیں دینیات کی تبلیغ وتعلیم اس وراثت کا بنیادی تقاضا اور فریضہ ہے، اپنی توانائیاں اس پر مرکوز رکھیں جب کہ طلباء دین کا لفظی ومنصبی مقتضی یہ ہے کہ ان کی نیت، محنت اور مشغولیت دین کی طلب پر مرکوز ہو، اس طلب کے ساتھ کسی اور سرگرمی، محنت وطلب کو شامل نہ کریں سوائے عمل کے جو علم کا مقصد ہے، اپنے فرائض ومناصب کی پہچان اور اپنے مقاصد ومنازل کی پہچان کے نتیجے میں ہم اس فتنہ کے دور میں حفاظتِ دین اور تبلیغ دین کے اعزاز سے ہم کنار ہوسکتے ہیں بصورت دیگر انتہائی مشکل ہے۔

علماء وطلباء کی دوسری ذمہ داری جو پہلی ذمہ داری کی طرح انتہائی اہم ہے وہ یہ کہ ہمیں اپنے میدانِ عمل اور مقاصد علم سے دور رکھنے کے لیے طرح طرح کے حربے استعمال ہورہے ہیں، بطور خاص جذباتیت اور جدیدیت کے ذریعے ہمیں تباہ کرنے کی شبانہ روز تدبیریں ہورہی ہیں اور علماء وطلباء شعوری ولاشعوری طور پر اس کا شکار ہوتے جارہے ہیں، جس سے ہمارے پڑھنے پڑھانے کے مقاصد تو فوت ہو ہی رہے ہیں الٹا ہم دینی ودنیوی لحاظ سے تباہی کی طرف برق رفتاری سے بڑھ رہے ہیں۔ علماء وطلباء سے دردمندانہ گزارش ہے کہ وہ ان اشارات کو سمجھیں اور اپنا فکری وعملی رخ درست رکھنے کے لیے بیدار رہیں، اپنے دینی تشخص کو زندہ وباقی رکھنے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں۔ وصلى الله وسلم على المرسلين وعلىٰ آله وصحبه أجمعين.

فقط والسلام

© rasailojaraid.com